5459-کیا کسی مذہب کو حدیث پر مقدم کیا جا سکتا ہے

سوال

میرا سوال احادیث اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مذاھب کے متعلق ہے ، میرے ملک کے لوگ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں ، تو بعض اوقات مذھب کو حدیث اور سنت پر مقدم کرلیا جاتا ہے تو اس حالت میں کیا میں سنت پر چلوں یا کہ شافعی مذھب اختیار کروں ؟
مثلا شافعی مذھب میں اگر مرد عورت کو عمدا یا غلطی سے چھولے تو اس کا وضوء ٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ عورت محرم ہی کیوں نہ ہو ، اور میں نے حدیث میں یہ پایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے دوران عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ٹانگ ہلایا کرتے تھے ۔
ہمارے ہاں مسلمانوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اثنائے حج وضوء کی نیت مذہب شافعی سے حنبلی مذہب کی طرف تحویل ہوجاتی ہے ، تو وہاں وہ اس طرح وضوء کرتے ہیں جس طرح کہ حنبلی ، اور اس کا سبب وہی ہے جو اوپر والی مثال میں بیان ہوا ہے ، تو کیا یہ صحیح ہے کہ اثنائے حج کسی ایک مذھب سے دوسرے مذھب کی طرف ہوا جائے ؟
اور یہ کہ شافعی مذھب میں نماز فجر میں دعاء قنوت سنت مؤکدہ ہے تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے ، اور جو قنوت نہیں کرتا اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

1–انسان پر واجب یہ ہے کہ وہ اس کی اتباع کرے جس پر قرآن وسنت سے کوئی دلیل دلالت کرتی ہو چاہے وہ مذھب اور کسی مسلک کے مخالف ہی کیوں نہ ہو ، لیکن کتاب وسنت کی فہم وہی ہو جو کہ اسلاف کی ہے نہ کہ ہماری اور سلف سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور تابعین عظام رحمہ اللہ تعالی ہیں ۔

اور جو مثال آپ نے ذکر کی ہے اس میں صحیح قول یہ ہے کہ : عورت کو چھونے سے مطلق طور پر وضوء نہیں ٹوٹتا چاہے وہ شہوت کے ساتھ یا شہوت کے بغیر ہو ۔

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ کو چھوا اور بغیر وضوء کئے نماز کے لئے چلے گئے ۔

لیکن اگر شہوت کے سبب سے کوئی چیز نکل آئی تو وہ اس کی بنا پر وضوء کرے گا لیکن چھونے کی وجہ سے نہیں ۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان : .{یا تم عورتوں کو چھوؤ تو}. صحیح قول کے مطابق اس سے مراد جماع ہے ۔

2–اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ حج کا فریضہ ادا کرنے میں ایک مذھب سے دوسرے مذھب کی طرف جایا جائے ، بلکہ آپ اس طرح حج کریں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا (اپنے مناسک کا طریقہ مجھ سے لے لو) ۔

3–صرف مصائب کے وقت نماز فجر میں قنوت کرنا صحیح ہے ، یعنی جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو یہ سنت اور مستحب ہے کہ نماز میں قنوت کی جائے تاکہ مسلمانوں سے یہ مصیبت ختم ہو ، لیکن دلائل سے ثابت اور صحیح یہ ہے کہ عام حالات میں یہ ثابت نہیں ۔

تو جو نماز فجر میں قنوت نہیں کرتا اس کی نماز صحیح ہے حتی کہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالی کے ہاں بھی اس کی نماز صحیح ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .